

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مصلح و مودب

انسبا رحمدی

قادیان ۱۹ فروری ۱۹۶۰ء میں حضرت غیب علیہ السلام نے اپنے شاگردوں کو اپنے لئے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک نعمت یہ ہے کہ ان کے شاگردوں کو اپنے لئے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک نعمت یہ ہے کہ ان کے شاگردوں کو اپنے لئے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔



ایڈیٹر:-

شرح چندہ سالہ
پتھ روپے
ششماہی
۵۰-۳ روپے
مالک غیر- ۵-۷
فی پریچہ ۱۳ نئے پیسے

محمد حقیقت لقا پوری

قادیان ۱۹ فروری ۱۹۶۰ء میں حضرت غیب علیہ السلام نے اپنے شاگردوں کو اپنے لئے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک نعمت یہ ہے کہ ان کے شاگردوں کو اپنے لئے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ ان میں سے ایک نعمت یہ ہے کہ ان کے شاگردوں کو اپنے لئے بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔

جلد ۱۸ | ۱۹ شعبان ۱۳۷۹ھ | ۱۹ فروری ۱۹۶۰ء | نمبر ۷

پیشگوئی مصلح موبود

ایک رحمت کا نشان

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے ایک عظیم الشان نشان رحمت عطا کئے جانے کی بشارت دی۔ جسے آپ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۹ء کے اشتہار میں پہلا پیشگوئی شائع فرمایا۔ خدا کے فضل سے یہ پیشگوئی اپنی مولدیت کے ساتھ آپ کے فرزند اور رحمت احمدیہ کے موجودہ امام ہمام کے وجود میں بطریق اتم پوری ہوئی اور مورہی ہے۔ جو بلا اشتہار میں بھی پیشگوئی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کی اہلیا کی عبارت حسب ذیل ہے: **دینا بیٹی**

دینا بیٹی ہوگا۔
خوبصورت پاک لڑکا تمہارا جہان آتا ہے اس کا نام مومنا ہوگا اور پشیمو
ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ جس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے
مبارک ہے جو آسمان سے آتا ہے۔

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب
شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور
روح الخبیث کی برکت سے بہتر کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمتہ اللہ
ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت دیکھو تیری نے اُسے کلمہ تجید سے بھیجا ہے وہ سخت
فہمیں دہنیم ہوگا اور دل کا جلیلم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے
گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے
دو مشتبہ ہے۔ مبارک دو شنبہ۔ فرزند دینا گرامی ارحم من خلقہ
الاول والاخر من ظہم الحن والعلاء کان اللہ منزل
من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور بے مثال الہی کے ظہور
کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطیے
موجو کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر
ہوگا وہ جلد جلوہ گرے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین
کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی تب اپنے
فقی نفس فقط آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وکان آسما مقہ خدیبا
داشتہار ۱۲ فروری ۱۸۸۹ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-
خدا نے رحیم و کریم بزرگ برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے رحمت
شازہ دعا احمد مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا :-
"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اس کے موافق جو تیرے
مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تعزیمات کو سنا اور تیری دعاؤں کو
اپنی رحمت سے بابر قبولیت جلد دی۔ اور تیرے سفر کو راجو ہوشیار پور
اور لدھیانہ کا سفر ہے تیرے لئے مبارک کر دیا سو قدرت اور رحمت
اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے
عطا ہوتا ہے اور فتح اور فخر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اسے منظر اچھے
پر سلام اعدائے یہ کہتا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے
نجات پادیں اور وہ جو قبروں میں چلے پڑے ہیں باہر آویں اور تادیں
اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تانق اپنی تمام
برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ ہٹ جائے۔
اور نالوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تادہ یقین لائیں
کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تادہ نہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لائے اور
خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اسکے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور
تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ہے اور مجھوں کی راہ ظاہر ہو جائے۔
سو تجھے بشارت ہے جو کہ ایک وحیدہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔
ایک نیک غلام لڑکا تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیرے ہی خیریت

مورخہ ۱۸ فروری ۱۹۶۶ء

ہفت روزہ سیدنا ابی ایک کھلی نشانی

بتیا لگا کر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸ فروری ۱۸۵۸ء کے اشتہار میں خدا تعالیٰ سے الہام پا کر نئے پیر معمولی بشارتوں کو بشارت کیا۔ ان میں ایک وہ عظیم نشان پیشگوئی بھی درج فرمائی جو آپ کے بعد نظر ہونے والے ایک بابرکت چہرہ صلیح موعود کے ساتھ ظہور رکھتی ہے۔ اس کی کمال الہامی عبارت اسی پرچہ کے صفحہ اول پر نقل کی گئی ہے۔ پیشگوئی اپنی تمام تفصیلات کے ساتھ لفظاً تعالیٰ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ابیہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ جو میں باری شہان کے ساتھ پوری ہوئی اور پوری ہے۔ چنگوٹی کے ابتدائی حصہ میں اس نشان آسمانی کی تمام تر غرض و غایت اسلام کی حقانیت اور اہم کمزرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت ہے۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے انتہائی حصہ میں اس کی طرف واضح اشارہ بھی کیا گیا ہے کہ

تو علیاً یہ کیا... تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ کو بھلا ہر پر... اور انہیں جو خدا کے چہرہ چمکانا نہیں لائے اور اللہ کے ان لوگوں کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ اکو انکار اور تکذیب کی گناہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ہے اور عمروں کی راہ ظاہر ہو جائے گا

پھر اس مضمون پیشگوئی میں اس بابرکت و جود کی ذاتی علامات اور لہجہ میں معمولی صفات خاصہ کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور آخر میں اس کی نسبت یہ خبر بھی دی گئی ہے کہ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور تو میں اس سے برکت پائیں گی۔ پیشگوئی میں یہ نوٹ دیکھنا کہ مہیلا سے آگے اس حصہ پر غور کیا جائے تو پیشگوئی کی صداقت میں کسی طرح کا شک و شبہ باقی نہیں رہتا جس طور پر صلیح موعود کا بابرکت و جود خدمت و اشاعت اسلام کے سلسلہ میں زمین کے کناروں تک شہرت پاتا رہا ہے۔ اس پر مزید بھی دلیل کی ضرورت نہیں تھی اس لیے یہ بیان:

اس مقدس وجود کی بڑھتی ہوئی شہرت آج ہی ماحول نہیں ہو چکا ایک پہلو سے اس کا آغاز آج سے چاروں سال پہلے ملاحظہ کی پیشگوئی میں ہوتا ہے۔ جبکہ مسیح کی آمد ثانی کے ذکر میں بعد پانچویں

مسیح آمد کر ثانی کے بعد وہاں بائیں گے اور ان کی بادشاہت من ان کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔ اسی طرح آج سے جو وہ سو سال پہلے حضرت موعود کا نشاں صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کی نسبت فرمائی کہ چنتا زوجہ و اولاد لے کر مسیح موعود متا دی کریں گے اور ان کے ہاں اولاد ہوگی۔ تیسرے پیر بڑھائے ہیں حضرت مسیح موعود کی ولادت سے بیسی سال قبل میرانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پائی اس بات کو نشان دہی کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے پیر معمولی اعلیٰ صفات کے حامل ایک بیٹے کے عطا کئے جانے کی بشارت دی ہے جس کا موعود اسلام کی حقانیت اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہو گا۔ اس پیشگوئی کی کاشی گھونٹا ہونا تھا کہ ایڈوں اور بنگالوں میں عجیب طرح سے ان کی شہرت کے سامان ہوتے۔ اپنے تو میں علیہ نشان آسمانی کے ذریعہ دین اسلام کی عظمت اور اس کی صداقت کو دیکھنے کے مشتاق تھے اور مخالفین نے مخالفت اور عناد کی راہ سے اس پر اسٹیز اور کیا اور طرح طرح کے اعتراضات اٹھائے چنانچہ چند روز بعد حضرت صلیح موعود کی صداقت کے جب حضور نے صلیح موعود کی نسبت شائع کیا کہ وہ زما راہیاد کے اندر فرزند پیدا ہو جائے گا۔ تو آپ کے ایک شاگرد معارف نے اس پر طنز کرتے ہوئے لکھا کہ

پہلے پھی اطمینان ہو گیا کہ تو میں تک آپ کی بیوی زندہ رہے گی۔ رکھتیاں آریہ مسافر کی بیوی کو زندہ رکھا بلکہ پیشگوئی کے چوتھے سال ہی وہ پسر موعود پیدا ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کا اس فعلی شہادت سے معاندین کے قریضات بھی باطل ثابت ہوئے اور آٹھ ماہ کے اندر اوقات پیشگوئی کو مستحکم کرنے کی بجائے اس کی مزید شہرت اور عظمت کا اظہار کا موجب ہوئے۔

عجیب بات ہے کہ ۱۸ فروری ۱۸۵۸ء کو یہ بابرکت اور عظیم المرتبت انسان پیدا ہوا اور اسی دن آسمانی رکشوں کا ایک بیڑا وہ اڑھ کھل گیا۔ تفصیل اس اجمالی

کی ہے کہ ۱۸ فروری ۱۸۵۸ء کو سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد الصلیح الموعود کی پیدائش ہوئی اور اسی روز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس شہزادے کو جمعیت کا اعلان فرمایا۔ سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی اور غلغلے کو جمعیت کے لئے دعوت دی اور وہ دو دنوں قسم کی اطلاعات ایک ساتھ شائع کی گئیں۔

ان دونوں باتوں کی بجائی میں واضح طور پر اشارہ پایا جاتا ہے کہ اس دعوتی سلسلہ کی اشاعت اقدس اس مقدس وجود سے تو میں کے برکت پائے کا ایک خاص حلقہ ہے۔ چنانچہ بعد کے واقعات بھی نہایت صفائی سے گواہی دیتے ہیں کہ یہ بات درست تھی اور کیوں درست نہ تھی تو یہ خبر مادت صلی اللہ علیہ وسلم قبل از وقت آنے والے مسیح کی نسبت یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ وہ ایک اعلیٰ صفات رکھنے والی عورت سے متا دی کرے گا اور اس کی اولاد اہم دنیا کا رشتہ سرسرا جام دے گی

بموجب الہام الہی حضرت صلیح موعود علیہ السلام نے ۱۹ فروری میں حضرت خلیفۃ المسیح اولی کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ اور جماعت احمدیہ کے واجب الاطاعت امام منتخب ہوئے۔ اس کے بعد جس طریق پر آپ نے جماعت کا کامیاب قیادت فرمائی۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقدمات کو راکھا وہ تاریخ احمدیت کا ایک گھلا باب ہے۔ آپ کے ذریعہ اشاعتِ حق دین کا کام ایک حکمت منہج اور عالمگیر پروگرام کے ماتحت جاری ہوا۔ آپ کی کامیاب قیادت کا نتیجہ ہے کہ باوجود قدم قدم پر سخت مخالفت اور طرح طرح کی دھمکیوں کے اس وقت جماعت احمدیہ کو ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ دنیا کا کوئی متحد ملک ایسا نہیں جہاں احمدیہ جماعت کے افراد موجود نہ ہوں۔ اور آج عجیب طور پر کہا جاسکتا ہے کہ اس مقدس جماعت پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

ہندوستان کے علاوہ بہرہ درنی ممالک میں بیسیوں مشن قائم ہو چکے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں اسلامی لٹریچر پھیلا جا رہا ہے۔ لاکھوں روپیہ کے فرقہ سے بہرہ فری ممالک میں مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ جن میں خدا سے حاصل کا نام بلند کیا جاتا ہے۔ اور ان ممالک میں اللہ تعالیٰ کے پیگھرا اسلام کے مراکز کا کام دیتے رہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اسی مبارک جود

کی زبیر لنگانی دنیا کی مشہور ترین زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کر کے ان ممالک کے رہنے والوں کو ان کی اپنی زبان میں کلام مجید کے مطالعہ کے سامان کئے جا رہے ہیں۔ قرآن کریم کے مستحق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

ہذا کتاب انزلناہ مبارک ہماری نازل کردہ یہ کتاب بڑی ہی بابرکت ہے

یہی جس صورت میں کہ حضرت صلیح موعود کی لنگانی اور حضور کی ہدایت کے مطابق غیر ممالک میں شائع کیا گیا ہے۔ ترجمہ شائع کرنے کا عالمگیر پروگرام پختہ کامیابی سے جاری ہے اس مبارک جود سے دنیا کی قوموں کے برکت پائے کی بات کسی مزید شرح و تفصیل کی محتاج نہیں۔

معاذہ ان میں صلیح موعود کو حسن و احسان میں مسیح موعود علیہ السلام کا نظیر قرار دیا گیا ہے۔ اور صلیح موعود سے خدا تعالیٰ نے وہ وہ کیا کہ میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور اسے اس قدر برکت دوں گا کہ

بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور صلیح موعود کے مستحق بشارت دیکھ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور تو میں اس سے برکت پائیں گی۔ چنانچہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے حقیقی چاشقین ہونے کی ضرورت میں آپ کے مقدس ہاتھ سے لکھے گئے۔ احمدیت کے پوسے کی پوری ذمہ داری سے نگرہداشت اور اس کی آبیاری کے سامان داری رکھے۔ اور آپ کے مقاصد کو راکھنے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی۔ اور اس راہ میں شب و روز اس قدر کھنت کی کہ اپنی صحت کو قربان کرنا اور اراک اور کھلیاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جنتی اکابر عالم ہیں ہونے اور آپ کے لئے ہونے چاہئے۔ بخش پیغام کو دنیا کے پے تک پہنچانے میں کوئی کمی نہ آنے دی۔ اس کا نتیجہ

کتاب مادی دنیا جب اپنی تمام تر مادی ترقیات سے غیر مطمئن ہو کر روحانیت کی طرف رجوع کر رہی ہے۔ حضرت صلیح موعود ابیہ اللہ کے لیے کوٹ خدات زرع ان کے لئے عظیم جود مہتمم لگا اور وہ وقت دہ نہیں جب دیا اسی آہٹیں میں اپنے محس حقیقی کا چہرہ دیکھنے کی اوقات دیکھو گی کا لڑائی بڑا کوشش پیر سے استوار ہو گا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس بابرکت رجوع کا پھر میں پرتا ہوا سلامت رکھے اور ہم کو آپ کی عظیم برکتوں سے حصہ پائے مامور تو ہے۔ آمین

آپ کی عظیم برکتوں سے حصہ پائے مامور تو ہے۔ آمین

مصلح موعود ایدہ اللہ او دود

از حکم مولیٰ مسیح اللہ صاحب انجارج احمد علیہ السلام علیہ

کرامت گرچہ بے نام و نشان است

بیابستگر ز غلبدان محمد

دے رہے تھے۔ حکومت کا چڑھنا مہرا نشہ اور اس وقت میسریت کا اٹلنا سزا جوش تھا جو بندہ دستار کے شہر فخر اور گاؤں گاؤں کا کام کر رہا تھا۔ مسلمان درامندہ و پریشان۔ اخلاق سے بے گناہ۔ روحانیت سے غاری۔ ایسی پرانندگی جس نے اشعار میں ڈھل کر "ممدس حالی کی شکل انشاد کر۔ کیا ایسے رہ گئے اور سے محفل سماجی جاسکتی تھی؟ کیا ایسے منلو جو سے ذوقی مہر مہر کی جاسکتی تھی؟ مگر قدرت انہیں ٹھیکوں کو جو جوڑ کر ایک ہی بندہ صفت جماعت بنا ناچا تھی۔ سب سے پاک کی بعثت ایسی راز مشیت کی ایک دلیل ہے۔

زمانہ نماز کا مطالبہ کر رہا تھا مگر مسلمان ہوا ہوسیاست کے اوج بریں سے شادی کی پستی میں پکا گیا تھا۔ وہ کیا مجتہد دکھاتا۔ اسے تو بس اقتدار سیاست کا ٹھکانہ جارہا تھا۔ مجتہد قوتوں کے اہلدار کا دلوٹا یہ صفت کر رہی تھی یا اخبار کا بندہ نشاۃ ثانیہ

غار حرا مگر زمانہ اسلام سے ایک تقاضا کر رہا تھا۔ وہ غار حرا کی کیفیت کا لائق تھا۔ وہ کیا یہ تھی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غار حرا کی تلوت میں دی گئی۔ وہ نگاہ چوہوں میں مشق و صفت کا عین گمراہی ہے۔ وہ زبان بولنے حکم کے ذریعے پڑھتی ہے اور دل جس پر اسرار قدرت نقش ہوتے ہیں۔ یہ غار حرا کا ظہیر ہے۔ زمانہ سیاست اور عنان اقتدار اسی میں جاسکتی ہے۔ مگر یہ ظہیر نہیں جھینا جاسکتا۔ لیکن یہ ایک راز ہے۔ جس سے دنیا کا کوئی بڑھو مت مند مٹا مشرہ واقف نہیں رہا ہوا تعلق ہے

وہ ہے یا غصہ۔ تم غور کرو کہ تم جس وقت غصہ کی حالت میں ہوتے ہو یا جس وقت غمت کے جذبات اور خیالات میں۔ یہ ہم تم غور کرو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس میں خدا کی طرف سے آتا ہے۔ غضب اس وقت جاری ہے جب خدا کے غضب کے ساتھ مل جائے وہ رزق غمت پر ضروری نہیں ہے۔ جو لوگ جن سلوک اور غمت کے جذبات چھوڑ دیتے ہیں ان کو یہاں ہی پہنچے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو لذت کے خیالات کو دور کر دے کہ ہم ہی ذریعہ ان سے اڑتے کیلئے غمت کریں اور اسی کے لئے ہیں

یہ ایک دعوت تھا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام یعنی سیرج ایک خلیفہ اسلام نے کیا۔ حالات ناموافق تھے۔ ماحول ناسازگار تھا۔ یہ ۱۸۵۰ء کے بعد سلطان محمد مسلم کے کرامت دکھانے کا کوئی سوال نہیں تھا۔ بلکہ اب صحت کرامت کا نشان دکھانا چاہتی تھی۔ عیسائی مناد کئی گلی اور کوچہ کوچہ پیستہ لینے کی دعوت

جو در کرامت ہی ذریعہ ان سے صحت فروری اور لانی سے۔ ہر اس سے یہ مطلب نہیں کہ زہد و مگر دوستی نہ کی جائے۔ بلکہ اس صحت کا مطلب ہے کہ جو کھائے کو قیامت کے دن خدا کے عرش کے سایہ کے نیچے یہ شخص ہوگا جو خدا کے لئے غمت کرتا ہے۔ اس غمت کرنے سے مراد ایک آدمی شخص سے غمت اور سلوک کرنے والا شخص نہیں۔ بلکہ وہی شخص ہے جو خدا کی ساری مخلوق سے غمت کرتا ہے۔ جس کی ایک ہی سے غمت نہ رکھو مگر سب سے غمت رکھو۔ ورنہ زہد و مگر کی غمت خدا کے لئے نہیں ہو سکتی۔ بلکہ کوئی وجہ ہو سکتی ہے۔ جس کے باعث لوگ آپس میں غمت کرتے ہیں۔ مثلاً کام میں اتفاق ہو جائے۔ سبنا یا اور بھی اتحاد پیدا کرنے والی باتیں ہیں۔ ان کو وجہ سے دشمنوں میں اتحاد ہو جاتا ہے۔ اس سے روکا نہیں گیا ہے۔ لیکن یہ وجہ کہ اس غمت کو حدیث کے مصداق قرار دیا جائے۔ کہہ لو خدا کی رضا کے لئے وہی غمت ہوگی۔ جو خدا کی ساری مخلوق سے کی جائے گی۔ وہ غمت خانی ہے جو ایک ذریعہ پیشہ دیگر سے ندرت پیشہ جو غمت کرتا ہے۔ قیامت کے دن وہ دوستی کام آئے گی جو سب ہی ذریعہ انسان کی دوستی ہوگی۔ یہ نیک بزمیہ حاصل نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فضل نہیں آسکتا۔ لیکن بے کرم کسی کو سمجھو کہ وہ عیبالی ہے یا یہودی سے باہر دہے اس لئے اس سے نیک سلوک نہ کرو۔ مگر یہ دعت نہ ہوگا۔

غمت کی حلاوت اور غصہ کی مارت
یہ دونوں کو صفت کرتا ہوں کہ بہی نوع انسان سے غمت کر دیا رکھو عداوت میٹھی چیز نہیں غمت میٹھی چیز ہے۔ تم دیکھو وہ دن جس سے کوئی چیز آرام وہ ہے۔ آیا غمت آرام

کہ حدیث میں کس قدر اہمیت دی گئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب کے سخت تیش ہوگا۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ کیسی تیش ہوگی۔ مگر ہم ایمان رکھتے ہیں مگر تیش ہوگی۔ اور بہت سخت ہوگی۔ کچھ لوگ کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے عرش کے سایہ کے نیچے ہوں گے اور وہ شخص بھی ہوگا۔ مگر اللہ تعالیٰ کے لئے غمت کرتا ہوگا۔ بہت سے نادان ہیں۔ جو اس حدیث سے غلط فہمی کرتے ہیں۔ مثلاً اگر وہ زہد سے غمت کرتے ہیں اور بجز سے نہیں کرتے تو وہ زہد کی غمت کے متعلق تھے ہی کہ ہم خدا کے لئے اس سے غمت کرتے ہیں۔ مالا مال گناہ اسکے لئے غمت ہوتی تو زہد بجز دوزخ سے ہوتی۔ نہ ممکن ہے کہ ذاتی وجہات کی بنا پر تم زہد سے غمت کرو اور بجز پھانڈ سے نہ کرو۔ اسی طرح جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے غمت کرے گا وہ اس کے سب بندوں سے غمت کرے گا۔ پس اگر خدا کے لئے غمت کرے تو تمام ہی ذریعہ انسان سے غمت کرے۔ خدا کے لئے غمت کر دین بندے ہیں۔ خدا کے لئے غمت کرنے والوں کا فرض ہے کہ سب سے غمت کریں۔

خدا کے منتخب اور عام بندے
جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ خدا کے بندے سب دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جن کو خدا تعالیٰ نے منتخب کیا ہے۔ اور ایک عام بندے ہوتے ہیں۔ ایسے رسولوں کو اس نے آپ بھی لیا۔ اولیاء و مجددین کو بھی لیا۔ اس لئے جن لوگوں کو اپنے بندوں میں سے خدا تعالیٰ نے جی لیا ہے۔ ان سے غمت کے سائل ان کی اطاعت کرنا بھی ضروری ہے۔ اور جو اس کے عام بندے ہیں ان کی اطاعت کوئی ضروری نہیں لیکن ان سے غمت اور نیک سلوک اور ہمدردی لازمی ہے۔

سب سے غمت کرو
پس جو خدا کے لئے غمت ہوگا وہ سب سے غمت ہوگا اور جن سے غمت ہے ان کی اطاعت ہوگی۔ اس میں کسی ایک شخص کی خصوصیت نہیں رہتی۔ اس حدیث کے برعکس ہی کہ بہی نوع انسان سے غمت کرو۔ خدا کے لئے غمت کرنے کے بھی تھے ہیں۔ رسولوں اور مومنین کی خصوصیت ہوتی ہے وہ ان کے منتخب ہونے کے باعث۔ ہوتی ہے۔ ان کی اطاعت اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اس کی رضا کے باعث ہوتی ہے۔ اس کے خلاف نہیں ہوتی۔ پس عداوت کے فرقہ کو

اس کے لئے سورج چڑھتا ہے جس کی روشنی میں وہ اپنے مارے کام کرنا ہے۔ اس کے متعلق نہیں ماننا کہ خدا نے اس پر احسان کیا ہے۔ ایک دوست کے لئے ڈیڑھ دین، شین دینے کو احسان سمجھتا ہے۔ مگر خدا کے لئے سورج کو احسان نہیں سمجھتا۔ جو اس کے لئے ہر روز چمکتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ سورج کو پڑھتے نہیں دیکھتا۔ دیکھتا ہے مگر اس کی قدر نہیں کرتا۔ اور اس کو اس کی قدر کرتے ہیں۔ مگر بہت سے احسانات کو شکرانہ نہیں کر سکتے۔ ایسے لوگوں کے نزدیک احسان صرف روزیہ دینے کا نام ہے۔ وہ ایسے لوگوں سے غمت کرتے ہیں۔ جو ان سے کوئی مالی سلوک کریں۔

خدا کے لئے غمت کے حلقہ کی سمت
خدا کے لئے غمت ان کے بندوں سے غمت کرنے والا ہے کہ بہت کمی ہے۔ وہ ان سے غمت کرتے ہیں۔ جو ان سے غمت کرتا ہے۔ لیکن اگر وہ خدا کے لئے غمت کریں۔ تو ان کی غمت عام بر بعض لوگ ہی جو دشمن کو عاف نہیں کر سکتے۔ والا مگر اگر وہ جوچیں کہ یہ ہمارے سب بندہ ہے۔ تو وہ ضرور اس کو عاف کریں ایسے لوگ اپنی دشمنی کو خدا کے تعلق پر مقدم کر دیتے ہیں۔ مثلاً لاکھ دانائی بہت ہے کہ خدا کے تعلق کو مقدم کیا جائے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص تم سے بدسلوک کرتا ہے مگر تمہارے باپ سے اس کا اچھا تعلق ہے۔ اور تمہارے باپ پر احسان کرتا ہے۔ تو تمہارے ذہن کے خیالی کو چھوڑ کر باپ کے تعلق کو مقدم کر دینے۔ اور کہو گے مگر اس نے مجھے نقصان پہنچا دیا ہے۔ لیکن چونکہ اس نے میرے باپ سے اچھا سلوک کیا ہے۔ اس لئے میں اس کی عذت کروں گا۔ میں اس طرح اس بات کو سمجھنا چاہئے۔ کہ اگر ایک شخص تمہارا دشمن ہے تم سے بدسلوک کرتا ہے۔ لیکن اس کا خدا سے تعلق ہے۔ اس لئے ہماری شخصیں اور ذاتی دشمنی کو خدا کے تعلق کے مقابل میں چھوڑ دینا چاہئے۔ یہی نیک لوگوں کا قاعدہ ہے۔ وہ دیکھتے ہیں۔ گناہوں میں ما دوشی تھے۔ لیکن ہمارے خدا کا بندہ تو ہے۔ یا اس کا اس سے تعلق ہے۔ اور اس میں کسے نہیں کہنا ہی کا تعلق قابل کا ہے۔ اسی کو چھوڑ دینا چاہئے۔

اہمیت
دیکھو ہی نوع انسان سے غمت کرنا

پونہ اور ذہ ایسے کاموں میں میرے مشورہ کا کتناج سب سے

والقول افضل منہ (مختلف نقطے اور کے آثار سے ہی جماعتی ترقی انڈیا اور بیرونی فتنوں سے مراد کا شروع کیا۔ تاکہ جماعت امریکہ کے شہزادہ کو منتشر کر دیا جائے۔ ہمیں غیر صالحین کا فتنہ تھا۔ تو کہیں سزویں اور سزویں کا۔ نہیں اجاروں کا فتنہ تھا تو نہیں اپنی احمدیہ اپنی پیش کا۔ کہیں جماعت اسلامی نے جماعت کو تیار کرنے کا تصور بنایا تو کہیں "حقیقت پسند" پارٹی نے صراحت کیا۔ کہ یہ عجیب خدائی تصرف و تصرف نظر آتی ہے کہ ہر فتنہ اپنی حدت آتی ہے۔ اور اس فتنہ کے نتیجہ میں جماعت کو دن و گئی اور رات چوٹی ترقی حاصل ہوئی۔ اور ہر ایک فتنہ سے کہہ سکتے ہیں کہ کچھ جماعت احمدیہ پر سورج خراب نہیں ہوتا۔

واقعی پر ایم باشمی محمود ایسے۔ جیسے آپ بھی اس فتنی میں چھٹا فتنہ کا نظر فرمائیے۔

۱۔ غیر صالحین کے ارکان کے پیغام صلح کا لینڈنگ ٹیم آپ کے یقین کی دہانے ہیں کہ ہم حضرت صاحبزادہ صاحب رسدنا محمود نائل کو اپنا ایک رنگ اور امیر اور اعلیٰ وادی سمجھتے ہیں۔ اور ان کی پاکیزگی روح اور بلند فطرت اور عسکو استعداد اور دانش جوہری اور سعادت جہتی کو مانتے ہیں اور دل سے ان سے محبت کرتے ہیں۔ واللہ علیٰ ما نقول وخصمیل۔ صرف اعتقاد ہی فرق جوہر کے کی وجہ سے ہم ان سے محبت نہیں کر سکتے۔ پیغام صلح ۱۶ مارچ ۱۹۷۱ء

جہاں البہم اپنی کے مطابق حضرت مسیح پاک علیہ السلام تبلیغ زمین کے کناروں تک پہنچ چکے ہیں وہاں اس مرحوم محمد کے باوجود یہ بذاتی بشارت ان زمین کے کمانوں تک شہرت پانے گا۔ ہی نہایت شان سے پوری ہو چکی ہے۔ تو اس اس سے برکت با رہی ہیں۔ اور پائی جائیں گی۔ وہ جس کا نام آسمان زمین پر محمد سرور رکھا گیا ہے۔ دنیا تک "محمد" اور "محمد" ہی سے زندہ نشان ہے سہ

حقانے آسمان امت ایں جماعت شہیدا مبارک سے وہ جو اس منشا و اپنی کہیں اور انہی زندہ نشان اپنی کے واسطے منشا سے وابستہ ہو چکے ہیں و دنیا برکات سے مستحق ہو۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مبارک وجود کا برکت سایہ ہمارے سر پر تادیر قائم و دائم رکھے۔ اور اس کو محنت صلاحیت والی کامیابیوں اور کامیابیوں والی نئی عمر عطا فرمائے۔ آمین تم آمین۔

نے اس جماعت کو بس ان فرمایا جماعت بنا دیا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ حقیقت اچھی طرح سمجھ لینے کی ہے کہ جماعت کفر۔ اندونیشیا۔ امریکہ۔ جرمن۔ ہالینڈ۔ امریکہ۔ برطانیہ۔ دمشق۔ تاجکستان۔ آفریقہ۔ علاقے اور پاکستان تمام تادیانی جماعتیں میرا محمود احمد صاحب کو اپنا امیر اور ولید تسلیم کرتی ہیں۔ اور ان کے بعض دوسرے حاکم کی جماعتوں اور افراد نے کر ڈوں اور کر ڈوں اور پانے کی جائیدادیں سدا رہی احمدیہ ربوہ اور لندن راجھی احمدیہ تادیان کے نام سے تعلق رکھتی ہیں۔

۲۔ مولانا محمد علی صاحب جوہر برادر مولانا شریک علی صاحب مرحوم رقمطراز ہیں۔ "ناشک گزار کی ہر کی اگر جماعت مرزا البشر الہی محمود احمد ان کے اس منظم جماعت کا ذکر ان مسطور میں نہیں ہندوں نے اپنی تمام تر تجربات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی ہمدردی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک باہم سلامتی کی سیاست ہیں دیکھی ہے رہے ہیں تو دوسری طرف تبلیغ اور مسلمانوں کی تہذیب اور تجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے متہمک ہیں اور وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرز عمل سواد اعظم اسلام کے لئے ہاتھم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جوہر اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمات اسلام کے بلند بانگ دور باطلی کی دعاوی کے ٹھکر ہیں۔ مشرقی راہ مابیت ہو گئے۔ راغب احمد دورانی ۲۴ مارچ ۱۹۷۱ء

آخری سہ ماہی میں

عہدیداران مال فوری تو جہتہ مائیں

مال قربانی کے متعلق حضرت مسیح مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں۔ "جو کچھ ہندوں نے انبیا کا وقت پایا۔ انہوں نے وہ کئے کسی کسی قربانیاں کی ہیں جیسے ایک مالدار نے دین کی راہ میں اپنا سارا مال ماہر کیا۔ ایسا ہی ایک فقیر اور بزرگ نے اپنے ٹھکانے سے پڑ زمین پیش کر دی۔ اور ایسا ہی کئے گئے جس تک خدا تعالیٰ کے طرف سے نفع کا وقت آیا۔ مسلمان ختم آسان نہیں۔ مومن کا لقب پانا سہل نہیں۔ سوائے لوگوں کو تم میں راستی کی شرح سے تو میری اس دعوت کو سرسری نگاہ سے نہ دیکھو بلکہ ماحصل کرنے کی فکر کرو۔ خدا تعالیٰ تمہیں آسمان پر دیکھ رہا ہے کہ تم اس میں کم کو کس کی جو اسی دیتے ہو۔"

سیدنا حضرت مسیح مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کے براہمدی کیے یہ زین قرار دیا ہے کہ وہ کم از کم مین شریک کے مطابق مال قربانی میں باقاعدگی سے جمعہ لے لیکن اس وقت سے بہت لے لے ہیں۔ جو اپنی مالی ذمہ داری کی ادائیگی کی خاطر پوری تو نہیں کر سکتے جس کے نتیجہ میں متعدد جماعتوں کا ساتھ بحث آواز ہی بندہ بات کو یقینی دوسری نہیں ہو رہا۔

موجودہ مالی سال کے پہلے زیادہ گزر چکے ہیں اور اب آئی زوری سماجی زندگی سے تمام جماعتوں کو سبقت بحث زہنی اور دنیائی پوزیشن سے اطلاع چھوٹی جا چکی ہے۔ لہذا انہی اسباب جماعت احمدیہ اور ان کی خدمت میں گزر ارف سے کہ وہ اپنا ایشیا سب کو سہ۔ اصلاحی نقطہ نظر کا اظہار کریں۔ یہی جو تم رہ گئی ہو اس کو بدل پورا کرنے کی فکر کریں۔ اور اس بات کا عملی طور پر ثبوت دیں۔ کہ وہ فی الحقیقت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے منقول سے اس کی توفیق بخشنے۔ آمین۔

۳۔ جماعت اسلامی کا اخبار رقمطراز ہے۔ "قادیانی تنظیم کا تیسرا جلسہ وہ تبلیغی نظام ہے جس میں

دنیائے تمام متمدن و ہذب ممالک میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن کام ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک کے تمام مختلف زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ بے شمار مساعدا غیر ممالک میں پھیل چکی تھی۔ اسلامی لٹریچر کو مختلف ممالک کے غیر مسلموں میں پھیلا دیا۔ چلیے۔ اور ان عقیدہ صالحی کو فتنہ خانی سے فاضل اور کافی تعداد میں غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہونے کا شرف حاصل کر کے ہیں۔ اور یہ سب "سیدنا حضرت مسیح مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد خلافت کی برکات ہیں۔

جماعت احمدیہ نے انہی ممالک میں آسمان کے محمدؐ کو زار دیا۔ اور مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زمین پر جس کا نام "محمد" ہے، کو تیز فرمایا۔ اس کے مخالفین دھماکوں سے اسے ناپاک غر۔ اور انہی ارادوں کے باعث "مقدم" قرار دینے کی کوشش کی۔ مگر وہ اپنے ناپاک منصوبوں میں ناکام و فاش اور ناکام و فاش رہے۔ مصلحتاً وہ کامیاب بھی کیے ہوئے ہوتے۔ جس کے ان کے منقلبے منشا اور اپنی کے فوٹ لے۔ اور خدا کا سایہ اس محمد کے سر پر تھا۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عہد سے مسیح قرار دیا تھا۔ باقی ۱۰۰ اسے اسباب و اختیار کا بخود جوہر کیس ۱۰۲ اس خدا نے محمدؐ کے کارہائے محمدؐ کو اپنے مخالفین کے دلوں پر پھونکا دیا۔ اور وہ اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں جو ہم نے گوت "محمدؐ کی نام احمدیہ کا نام"

پیشگوئی ۲۰ فروری کے مصداق موعود کے زمانہ کی جہاں تعینات

(اندریکم سو ری محمد ابراہیم صاحب فاضل تادیابا)

(۱)

یکم سو ری محمد ابراہیم صاحب فاضل کی طرف سے مہمانانہ کے مانت ایک جبرو معتمدوں معمول ہوا ہے کہ عدم کجی کش کے باعث اس کا مرتب ایک حصہ اس پر ہی مشرک ایک اشاعت کیا جا رہا ہے۔ بقید معتمدوں اگے پرچوں میں بلا تباہی سے دیا جائے گا۔ چونکہ معتمدوں کی شرکت فی ذمہ مستحق ذمہت رکھتے ہیں اور معتمدوں کا اندھی بددیوبہی قائم رہتا ہے۔ اس لیے ہر معتمد کو ایسا کھانا پانا ہے۔ دوزخ زیادہ بہتر صورت میں ملے گی کہ اس وقت معتمدوں کو ایک ہی پرچہ میں شائع کیا جاتا ہے۔ (ڈیڑھ مہینہ)

کسی آئندہ زمانہ تک چنانچہ آئی ہے
اس بارہ میں تحریر فرمایا تھا کہ
"فروری تھا کہ اس کا کجی معتمدوں
التمار میں رہتا بینک کو پیشتر
جو وقت ہو گیا ہے پیدہ ہو کر
وہ اس وقت آیا جاتا ہے جو
سب اور رکعت اللہ نے
اس کے تہذیبوں کے پیچھے
تھے اور پیشتر الی جو وقت ہو
گیا ہے بشریاتی کے سطح
میں رہا ہوا تھا اس لیے وہ
کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر
کیا جاتا ہے
بہتر صورت میں
پیشتر اشتہار عاشر ملت یکم
بہتر صورت میں

کی تلقی ہی کمال جائے وباللہ المزیق
(۱)
اشتبہ ۲۰ فروری ۱۸۷۶ء میں
مذکورہ امام میں یہ خبر دی گئی تھی کہ
مصطفیٰ موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کا حبلی فرزند ہو گا کہ آئندہ نسل میں
سے اہم کے الفاظ یہ ہیں:-
"فرزند ولید گرامی اور مجدد
اسکی تائیدی دوبارہ و مہمانانہ کے
دقت سب اشتہار میں بہت یا کیا تھا کہ
"پیشگوئی اور حقیقت دو
راہوں پر مشتمل ہے
بس جس طرح بشر اولیٰ آپ کا حبلی
فرزند تھا اسی طرح مصطفیٰ موعود کے متعلق
بھی یہی مفہوم تھا کہ وہ آپ کا حبلی فرزند
ہو۔ پیشگوئی کے اس حصہ نے اس
کا زمانہ تعین کر دیا۔

(۲)

مصطفیٰ موعود کی بدقسمت حضرت مسیح
موعود علیہ السلام کی زندگی میں مقدر
تھی۔ چنانچہ آپ نے اس بارہ میں اللہ
تعالیٰ سے خبر پوچھی تھی کہ
"بشر کی موت کوئی کی آرزو
کے لئے ایک فروری امر تھا
اور جبکہ تھے وہ مصطفیٰ موعود
کے لئے سے تا امید ہوئے
اور انہوں نے کہا کہ تو اسی
طرح برف کی باتیں ہی کرتا ہے
تو یہاں تک کہ حضرت مرگ
ہو جائے گا باہر مانے گا سو
خدا نے فرمایا ایک ایوں
سے منہ پھرنے۔ بیٹک کہ
دقت موعود بنا ہے
کتوب نام حضرت علیہ السلام
۲۰ فروری ۱۸۷۶ء

(۳)

مصطفیٰ موعود کی بدقسمت حضرت مسیح
موعود علیہ السلام کی زندگی میں مقدر
تھی۔ چنانچہ آپ نے اس بارہ میں اللہ
تعالیٰ سے خبر پوچھی تھی کہ
"بشر کی موت کوئی کی آرزو
کے لئے ایک فروری امر تھا
اور جبکہ تھے وہ مصطفیٰ موعود
کے لئے سے تا امید ہوئے
اور انہوں نے کہا کہ تو اسی
طرح برف کی باتیں ہی کرتا ہے
تو یہاں تک کہ حضرت مرگ
ہو جائے گا باہر مانے گا سو
خدا نے فرمایا ایک ایوں
سے منہ پھرنے۔ بیٹک کہ
دقت موعود بنا ہے
کتوب نام حضرت علیہ السلام
۲۰ فروری ۱۸۷۶ء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے
ظہور اللہ شان سے مصطفیٰ موعود کے متعلق
مذکورہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کی زندگی
میں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
اور قرآن کریم کی خداوندی نزول حضرت مسیح
موعود علیہ السلام کے متناہب انجیلوں
کے لئے ایک بہتر صورت اور بے نظیر
شکل ہے جو اللہ تعالیٰ نے موعود
مادیت اور معنیت کے زمانہ میں ظاہر
فرمایا ہے مگر انہوں سے کہ جہاں مخالفین
نے اس پر پردہ ڈانے کی کوشش کی
دیوانہ پنوں سے بھی ایک گروہ
نے اسے مستحکم کرنے کے لئے
اچھی چوٹی کا زور دکھایا۔ کسی نے ذکر
دیا کہ مصطفیٰ موعود صاعود اور مرسل ہو گا
اور کسی آئندہ زمانہ میں موعود
مرگ کسی نے کہ دیا کہ وہ تیسری صدی
میں ظاہر ہو گا اور اس وقت اسے
ذریعہ سے غیر اسلام ہو گا۔ کسی نے کہ
دیا کہ وہ چوتھی صدی میں آئے گا۔ کسی
نے کہ دیا کہ اسے
"دقت کی تعین نہیں کی گئی تھی"

مذکورہ سب باتیں ہی حضرت مسیح موعود علیہ
السلام کی تحریر آیت کے خلاف ہیں۔
اصل بات یہ ہے کہ ان میں سے بعض
کو تو اس پیشگوئی کی پوری حقیقت
سے فریب نہیں اور بعضوں نے اسے
نفسانی جوشوں کے ذریعہ اپنے
غلبہ طمع کرنے کی کوشش کی ہے۔
اگرچہ اس پیشگوئی کے بارہ میں
بہت کم لکھا جا چکا اور دونوں اشاعت کی
مابین سے مگر زمانہ کے تقاضے ہی
نہم نہیں ہوتے اس لیے ضرورت تھی کہ
مصطفیٰ موعود کے وقت کی تعین موعود
اور پوری وضاحت سے کی جائے۔
اگرچہ پیشگوئی مصطفیٰ موعود کے متعلق
بہتر صورت میں معنی میں ہی کسی ایک
تعمیرات کو دیکھی ہیں مگر اس خیال سے
کہ جس قدر تعینات مل سکتی ہیں انہیں
یکجا کر دیا جائے۔ تا ایک طرف پیشگوئی
کے مصداق کی تعین ایک صحیح
سامنے آجائے اور دوسری طرف مخالفت

اس طرح ایک اور امکان پیش ہے
فرمایا تھا۔

"سب ایک لڑکا و بشر اولیٰ انوت
ہو گیا تھا اور مہمانانہ سے جیسا کہ
انہی عادت سے اس سے لڑکے
کے مرتے پڑی ہوئی تھی مگر
تھی۔ تب خدا نے جسے وقت
دے کر فرمایا کہ اس کے موعود
میں ایک اور لڑکا پیدا ہو گا
مابین انہوں میں وہ لڑکا اس کا
ایک اور لڑکا پیدا ہو گا جسے
قیامت میں سب ایک بہتر رنگ
اشتبہ میں ہزار ہا موعود
اور علی لوطی میں یہ پیشگوئی
شائع کی اور علی موعود
لڑکے کی موت میں پیدا ہوئے
سنے کہ لڑکا پیدا ہو گیا اور
اس کا نام موعود اور موعود تھا
(حقیقتاً حضرت مسیح موعود)

سب اشتہار کے حکمہ اللہ تعالیٰ
میں پیشگوئی کی تھی کہ پیشتر الی کی وفات
کی ظہور دیکھنے والوں میں سے بعض
کو ضرور دیکھیں گے۔ مگر یہ وہی لڑکا
ہی پیدا ہو گا اس لیے تعین لڑکے دی گئی
تھی کہ وہ خوش حوالہ اور خوب خوشیاں
شائیں اور اپنی پسوں کو دیکھیں اس کی
بیدارگی لڑکا لڑکا میں فروری اور
عینی تھی۔ اس کی بیدارگی آئندہ زمانہ
میں ان کی خوشی کا باعث بنے گی۔
لڑکا اس طرح سے وہ ہے جو انہیں
سنے سے پیدا ہے۔
وہ جاسے کی دوست پیشگوئی کا یہ حصہ
باطل ہو جائے گا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے
اسیے زمانہ کے مخالفین کے سامنے
اسلام کی صداقت کے اظہار کے لئے
مصطفیٰ موعود کی پیشگوئی یہ تحریر فرمائی تھی
اور ان کے سامنے ایک زندہ نشان
پیش فرمایا تھا۔ اور انہیں ہی اس قسم کا
نشان دکھانے کے لئے مصطفیٰ موعود
اسیے مصطفیٰ موعود کی بیدارگی ان مخالفین
کے زمانہ میں ہوئی تھی۔ مگر یہ
پیشگوئی ان کے سامنے پوری موعود
جو آج کی عقیقہ یاقوت اور لڑکا اعجاز
نامی موعود کو دکھانے میں آئی ہے اس
پیشگوئی کے ذریعہ ہی آجائے کہ
مصدق بارہا اظہار فرمایا کہ انہیں
کو دیکھا تھا۔ اور وہ آپ کے سامنے
اس بارہ میں موعود کے لئے
بشر اولیٰ کے پیشگوئی کے مطابق
پیدا ہونے کے لئے آجائے کہ
آج سب اشتہار فرمایا ہے اس طرح

(سراج منیر صفحہ ۲۴)

مسیحی نفس — مصلح موعود

انکم موی سید محمد موسیٰ صاحب بیخ موی ابنی مائیز رہاں

۱۸ ستمبر ۲۰ فروری ۱۸۸۵ء میں مصلح موعود سے متعلق بیٹنگوئی میں لکھے گئے "وہ دنیا میں آئے تھے اور ان کے مسیحی لفظ اور روح الحق کی برکت سے بہت کم کامیابیوں سے ہٹا کر گئے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دوسری جگہ اس بیٹنگوئی پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیش گوئی کی تھی جسے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں تم سے مشابہت ہوگی۔" (مازار اور ہام ص ۱۸)

کے اپنے لوگوں سے علیحدہ رہیں اور یہاں تک چلے گئے کہ ان کی آہٹ کے پاس کوئی دلچسپی نہ رکھا جاسکے۔ آیت کو یہ میں اشارہ کرتا ہے کہ "خدا تعالیٰ نے من دو نصم مجاہد" (مریم) اسی طرح حضرت مسیح موعود نے جب بومشیا پر وہی گوش نشین ہوتا کر کے بیٹنگوئی کی فروری گودھ کو آپ نے یہ تم سے رکھا تھا کہ ان ایام میں میرے پاس کوئی نہ آئے۔ لہذا آپ کے پاس بیٹنگوئی کی بارگاہ تھا۔ حضرت مریم انہیں دونوں میں کسی سے بات چیت نہ کرتی تھیں کیونکہ ان دونوں آپ کو خدا کی زبان تھا کہ آپ ناموس رہیں۔ جیسا کہ آیت کریمہ سے ظاہر ہے۔

"رائی مذات اللہ حمدن حوماً خلقنا اکلم ایوم انفسیاً" یعنی میں نے خدا کے لئے روزہ رکھا تھا۔ میں آج کچھ بات نہ کروں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی جیل گاہ کے ایام میں بالکل خاموش رہے۔ اس عرصہ کی پوری تاریخ کے بارے میں آپ نے خاص دلائل اور ذکر فرمایا ہیں۔

۴۔ حضرت علیؑ علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے کہ "وکلینہما القہا الیٰ" مویہ وروح منہ ردا، یعنی وہ اللہ کا کلمہ ہے جو اس سے مریم کو القا کیا۔ اور اس کی طرف سے پاک روح تھا۔ حضرت مصلح موعود کی پیش گوئی میں یہی الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک پر جاری ہوئے۔ یعنی "وہ کلمتہ اللہ ہے کیونکہ خدا کی عبادت نے اسے کلمہ تجید سے سمیٹا ہے۔۔۔۔۔ جس کو خدا نے اپنی رفائما مندی کے عطر سے مسح کیا ہے۔ اس میں اپنی روح دلیں گے۔" (دوستی ۲۰ فروری ۱۸۸۵ء)

۵۔ حضرت مصلح نامہ سے متعلق فرمایا کہ "خدا نے ان کو قرآن کریم میں آتے ہوئے صاف صاف لکھی وہ مصلح موعود کے لئے ہے۔" (دوستی ۲۰ فروری ۱۸۸۵ء)

یعنی تیرے درجہ اتار کر ملکہ کرنے والا ہے اور تیرے کو پاکت عطا کرنے والا ہے۔ (دوستی ۲۰ فروری ۱۸۸۵ء)

حضرت مصلح موعود کے متعلق بھی پیش گوئی میں فرمایا کہ ان کو ان میں کھینچا ہے۔ یہ کہ وہ عید بد بڑے گما اسیروں کی دستگیر ہو گا۔ مریم کو اور زمین کے کناروں تک خبرت پائے گا اور قریم اس سے برکت پائیں گی۔ نبی اپنے فنی لفظاً آسمان کی طرف اٹھایا ہے۔ (دوستی ۲۰ فروری ۱۸۸۵ء)

۶۔ حضرت علیؑ علیہ السلام کے آمد ثانی کے متعلق فرمایا کہ خدا کا عارضہ میں مشہور ہوگا استعمال شہا ہے۔ جبکہ بدت میں آتے ہیں کہ

کیف انتم اذنا لعلیٰ علیکم ابن مرید امام مکہ حتم یعنی تم سے والا جو در امت محمدیہ کا ہی ایک دروہ ہوگا۔ خدا کی طرف سے آئے گا۔

حضرت مصلح موعود کی آمد کے متعلق بھی مشہور ہو گیا ہے کہ "میں نے لڑکا لڈا لڈا لڈا بڑا ہے۔ جیسا کہ مشہور فرماتے ہیں۔ "جس کا زول بیت مبارک اور جلال الہی کے ظہور کا موعود ہوگا۔"

۸۔ فرزندہ لہندگامی اور محمد المنظر الحقی لعلیٰ لعلیٰ لعلیٰ اللہ نزل من السماء وہ اب مشہور ہے جس کے دن مات کھنکھا موعود میں موی بات

۹۔ حضرت مسیح نامہ کے دشمنوں نے آپ سے کہا تھا کہ "کیف تکلم من کان فی الجہد صبیبا لمریم" یعنی ہم ایک پیر سے کہا کہ آپ کی حضرت مسیح موعود کے دشمنوں نے بھی بالکل ایسے ہی الفاظ میں ریکٹریشن کی۔ آپ کو خلافت پر چننا کہ وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ

۱۰۔ "خدا نے ان کو قرآن کریم میں آتے ہوئے صاف صاف لکھی وہ مصلح موعود کے لئے ہے۔" (دوستی ۲۰ فروری ۱۸۸۵ء)

قیامت تک نفیست دینے والا ہے۔ مصلح موعود کو بھی یہ دفعہ دیا گیا۔ جیسا کہ آپ کو ایک دفعہ انعام مبارک ان الذین آمنوا بکونون الہ من کفروا الی یومہ القیامت۔

۱۱۔ فرزندہ لہندگامی اور محمد المنظر الحقی لعلیٰ لعلیٰ لعلیٰ اللہ نزل من السماء وہ اب مشہور ہے جس کے دن مات کھنکھا موعود میں موی بات

۱۲۔ حضرت مسیح نامہ علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ "والنعلیٰ آیتہ للناس ورحمۃ منا لمریم" یعنی ہم اپنے غلام منقول کے پیغمبر میں مسیح کو لوگوں کے لئے ایک نشان بنا دیں گے۔ اور اس کا رجوع ہماری طرف سے ہمہ رحمت قرار پائے گا۔

۱۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بارگاہ مبارک پر ہونے والے ۵۰ برس کی قسم کے ہیں کہ

"میں نے آیت رحمت کا نشان دینا ہوں اور اسی کے موافق ہوتا ہے مجھ سے مانگا میں نے تیری تعذبات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے جاریہ قدرت چھوڑ دی۔۔۔۔۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔"

۱۴۔ فرزندہ لہندگامی اور محمد المنظر الحقی لعلیٰ لعلیٰ لعلیٰ اللہ نزل من السماء وہ اب مشہور ہے جس کے دن مات کھنکھا موعود میں موی بات

۱۵۔ حضرت مسیح نامہ کے دشمنوں نے آپ سے کہا تھا کہ "کیف تکلم من کان فی الجہد صبیبا لمریم" یعنی ہم ایک پیر سے کہا کہ آپ کی حضرت مسیح موعود کے دشمنوں نے بھی بالکل ایسے ہی الفاظ میں ریکٹریشن کی۔ آپ کو خلافت پر چننا کہ وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ

۱۶۔ "خدا نے ان کو قرآن کریم میں آتے ہوئے صاف صاف لکھی وہ مصلح موعود کے لئے ہے۔" (دوستی ۲۰ فروری ۱۸۸۵ء)

۱۷۔ حضرت مسیح نامہ علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ "خدا نے ان کو قرآن کریم میں آتے ہوئے صاف صاف لکھی وہ مصلح موعود کے لئے ہے۔" (دوستی ۲۰ فروری ۱۸۸۵ء)

ایک حدائی تقدیر سے اور اسل
 فیصلہ ہے۔ ایسا ڈانڈو
 پناہ ہو کر رہے گا۔
 ہے کہ حضور زینا سے ہی کہ
 ”وہ اگر یہ اب تک جو بھی
 دیکھ کر ۱۸۸۵ء میں اہل بیت پر
 خدا تعالیٰ کے وہ کہ
 مطابقت اپنی میعاد کے اندر
 ضرور پیدا ہوگا زمین و آسمان
 ٹپکتے ہی پر اس کے اندر
 کا تلف مخلوق ہو گیا۔

رسد اشہار (ص)
 جس بات کو کہے کہ گردن کاغذ سے
 نقلیہ یہ وہ بات خدائی ہے
 ۱۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے متعلق
 حضرت مرثیہ کی یہ بشارت دی تھی کہ وہ
 ”وجہی فی السدنی والآخرۃ و
 من المتحابین کہ مصداق ہوگا۔
 حضرت سید محمود علیہ السلام کو جب صلح
 مرہوقی بشارت دی تھی تو اسے یہ بھی
 کہا گیا کہ
 ”سو تجھے بشارت ہو کہ ایک چید
 اور پاک لڑا کھجے ویا جائے گا
 قدرت اور رحمت
 اور قربت کا نشان تجھے ویانا
 ہے“

۱۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سب اس
 لئے بھی کہا گیا ہے کہ اس لفظ کے اندر
 سیر و صاحت کا اشارہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ
 کشمیر کی طرف ہجرت کے وقت حضرت سید
 علیہ السلام کی طبیعت صحت ثابت ہے۔
 اسی طرح حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام
 کی زبان مبارک پر بھی سب کا لفظ الہامی جاری
 ہوا۔ جب کہ حضور فرماتے ہیں کہ
 ”میری زبان پر یہ الفاظ جاری
 ہوتے دانا المہدیٰ الموعود
 و مثله و خلیفہ؟“

۱۹۰۸ء
 اور آپ نے بھی وحق، شام اور یورپ
 وغیرہ کا بھی سفر کیا۔

۱۳۔ حضرت سید علیہ السلام نے جب
 اسٹیک سے ہجرت کو تو امدت تالی نے
 آپ کو اور آپ کا نالہ حضرت مرثیہ کو
 والی ٹیکسوں اور دیگر جگہ پر بنا دی۔ تاریخ
 اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ وہ جگہ کہ
 تھی۔ آیت قرآنیہ میں ہے کہ
 ”فراؤنہم جارحی دلیقہ ذات
 قرار و معین“

ایسے ہی شخصیت ایزدی کے ماتحت
 جب حضرت مصعب مرہوق سے اپنے وطن
 سے ہجرت کی تو امدت تالی نے آپ کو
 آپ کی والدہ، مدد حضرت اسم المؤمنین رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک ایسی جگہ پر بنا
 دیے کہ انعام فرمایا جو ابھی اور پر ہی

جسک بھی ہے اس کے دامن میں دریا
 بھی جاری ہے۔ نیز حضرت مصعب مرہوق
 کے قدم کی برکت سے وہاں سینے پانی
 کے پھٹنے بھی اہل بیٹے۔ جیسا کہ اہل کتاب
 کو بتایا بھی گیا ہے

جائے ہے حضور کی تقدیر بجا
 پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بنایا
 والفضل ۸ رگت سگت
 یہ وہی روہ ہے جو ابھی شہرہ آفاق
 بنا ہوا ہے۔ انجوشہ اولیٰ ذاک۔

خرنیک اور بھی متعدد مشاہدات صلح
 مرہوقی کی حضرت سید ناصر ہی سے ہیں مگر
 معنوں کی طائفت کے خوف سے اپنی چند
 باتوں پر گفتار کی جاتی ہے۔ وہ آگے
 والا گیا اور بڑی شان کے ساتھ آیا۔
 اس کے لئے زمانہ بے تابی سے انتظار
 کر رہا تھا۔ اور حضرت سید ناصر کی پیشگوئی
 کے ماتحت کہ

”تم نے داسے ڈلنا کا انتظار
 کھڑا کرنا کر رہی ہیں
 جیسا کہ حضرت صلح مرہوق نے ہی اپنے
 ایک خطبہ مجھ میں فرمایا ہے کہ
 ”انیس سو سال سے کھڑا ہوا
 میرا انتظار کر رہی تھیں۔“

وہ وہ حضرت حضرت علیہ السلام کی ایک
 پیشگوئی ہے جس کا ذکر انجیل میں آتا ہے
 حضرت سید علیہ السلام فرماتے ہیں
 ”جب دوبارہ میں دنیا کی طرف
 توجیف تو میں تمہیں مان میں گی
 اور بعض تو میں انکار کر دیں
 گی اور غلبہ ہجوم
 میں مبارک ہے جو وہ وقت کی برکت
 کو پہنچتا ہے اور اس کے مناسب
 حال اپنے اندر تجدید پیدا کرتا ہے اور
 آخرو دعوات ان الحسن لفقہ رب
 الغلبین“

۱۴۔ حضرت سید علیہ السلام نے جب
 اسٹیک سے ہجرت کو تو امدت تالی نے
 آپ کو اور آپ کا نالہ حضرت مرثیہ کو
 والی ٹیکسوں اور دیگر جگہ پر بنا دی۔ تاریخ
 اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ وہ جگہ کہ
 تھی۔ آیت قرآنیہ میں ہے کہ
 ”فراؤنہم جارحی دلیقہ ذات
 قرار و معین“

درخواست پائے دعا

تمام اصحاب جماعت دوردیش ناکام
 کہ خدمت میں درخواست ہے کہ میرے دل کو
 نیز اہل خانہ صاف و احمد شان کے روزگار
 رحمت و قدرتی کے لئے دعا فرمائیں۔
 ۲۔ میرے پوتے نارون احمد طارو
 نسیم احمد کے لئے بھی دعا فرمائیں، اختلاف
 ان کو صحت و تندرستی عطا کرے اور نیک
 متقی اور صالح بنائے۔ آمین

۳۔ میری اپنی سمت محمدنا خراب دینی
 ہے میرے لئے بھی دعا فرمائی جائے کہ
 اللہ تعالیٰ میری تمام مشکلات کو دور
 کرے۔
 ۴۔ میرا تیسرا لڑکا ناصر احمد لدا
 مجھ سے بہت دور ٹیڑھی میں گزارنے سے
 وہ بہت سیرا رہا ہے گویا اللہ تعالیٰ

ملک نشاوت احمد ذابن محترم جناب مولیٰ عبدالرحمن صاحب نازل کے بیٹے ملک بشارت احمد صاحب

احباب جماعت کی طرف سے اظہار تعزیت
 زادیاں ۱۸ فروری۔ محترم مولیٰ عبدالرحمن صاحب نازل کے بیٹے ملک بشارت احمد صاحب
 کی حضرت ناک نام پر مرحوموں کے نام حسب ذیل احباب کی طرف سے مفصل ذیل مزید تعزیتی
 تاریخ موصول ہوئی ہیں:-

(۱) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایہہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اظہار تعزیر
 ”بشارت احمد کی افسوسناک وفات کا بہت مدد ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کی روح پر رحمت
 برمائے۔ آمین۔“

- ۲۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ رحمہم خلیفۃ المسیح الثانی ایہہ اللہ تعالیٰ۔
- ۳۔ حضرت پروفیسر ایڈوانسڈ سائنس کالج کے لڑکے وفات پر اظہار تعزیر فرماتے ہیں۔
- ۴۔ حضرت سیدہ زوایا بیگم صاحبہ لاہور
- ۵۔ میری حلی تقویت قبولی بزم خلیفۃ المسیح ایہہ اللہ تعالیٰ ولیدہ اچھو بنا جیت۔
- ۶۔ حضرت سیدہ زوایا امرا حفیظہ بیگم صاحبہ لاہور
- ۷۔ بشارت احمد کی وفات باعث مدد ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔
- ۸۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
- ۹۔ وفات پر بہت مدد ہوا۔ بشارت احمد صاحب کی روح کو دارالاسلام میں
 جگہ دے دو آمین

۱۰۔ محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب لاہور
 پیار سے بشارت احمد صاحب کی وفات پر بہت مدد ہوئی اللہ تعالیٰ ان پر رحمہ کی رحمت
 نازل فرمائے اور محمد مصدق و اہل بیت کو صراط سیدھے سے ہمیں۔

۱۱۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
 بشارت احمد کی افسوسناک وفات پر ولی اظہار تعزیرت۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

۱۲۔ محترم مرزا امیر احمد صاحب مع بیگم صاحبہ
 بشارت احمد صاحب کی وفات کا بہت مدد ہوا۔ حل تقریرت قبول فرمائیں۔

۱۳۔ محترم سید ناصر احمد صاحب و صاحبزادہ سیدہ امرا شید صاحبہ
 بشارت احمد صاحب کی وفات سے بہت مدد ہوئی اللہ تعالیٰ کا اظہار کر کے ہیں۔

۱۴۔ جناب قاضی عبدالرحمان صاحب سیکرٹری ہشتی مقبرہ لاہور
 بشارت احمد صاحب کی افسوسناک وفات سے بہت مدد ہوئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں
 اللہ تعالیٰ اس کی روح کو دارالاسلام میں جگہ دے دو۔ آمین۔

۱۵۔ احمدی ایڈیٹر کوشا بھمان پور
 وفات کا مدد ہوئی اللہ تعزیرت قبول فرمائیں۔

۱۶۔ محترم نارون احمد صاحب مع امیر صاحبہ اور محترم مبارک صاحبہ شہنا بھنا
 بشارت احمد صاحب کی افسوسناک وفات پر گہری ہمدردی کا اظہار کر کے ہیں۔

۱۷۔ جناب ملک مرثیٰ صاحبہ کھوکھر میں ملتان
 بشارت احمد صاحب کی وفات کا بہت افسوس ہے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے قرار و تعزیرت

- ۱۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا یہ اجلاس کرم و محترم جناب مولیٰ عبدالرحمن
 صاحب نازل امیر جماعت الاحمدیہ تاجان کے فرزند کرم بشارت احمد صاحب کی
 وفات پر ولی رحمت والہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہمیں جو کچھ
 فضل و کرم سے جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور حضرت مولیٰ صاحب اور دیگر
 راجحین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
- ۲۔ فاکر محمد صدیق صاحب کوشا بھمان پور
- ۳۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا یہ اجلاس کرم و محترم جناب مولیٰ عبدالرحمن
 صاحب نازل امیر جماعت الاحمدیہ تاجان کے فرزند کرم بشارت احمد صاحب کی
 وفات پر ولی رحمت والہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہمیں جو کچھ
 فضل و کرم سے جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور حضرت مولیٰ صاحب اور دیگر
 راجحین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
- ۴۔ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا یہ اجلاس کرم و محترم جناب مولیٰ عبدالرحمن
 صاحب نازل امیر جماعت الاحمدیہ تاجان کے فرزند کرم بشارت احمد صاحب کی
 وفات پر ولی رحمت والہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ہمیں جو کچھ
 فضل و کرم سے جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور حضرت مولیٰ صاحب اور دیگر
 راجحین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین
- ۵۔ شاگرد کی والدہ صاحبہ دونوں سے ہمیں ہیں اصحاب مہلت اور درود بخوان
 کہ خدمت میں دعا خواست ہے ان کی کاس شفا پائی کیلئے دعا فرمائیں۔ آمین
- ۶۔ شاگرد راجحین خانی صاحبہ کوشا بھمان پور دعا فرمائیں۔ آمین

۷۔ اصحاب جماعت سے ملا بانہ درخواست ہے کہ ازراہ کرم میری مدد فرمائیں جسالی اندامی گناہیں سے دفع ہونے کیلئے اور میری ساری گناہوں سے
 ۸۔ اصحاب جماعت سے ملا بانہ درخواست ہے کہ ازراہ کرم میری مدد فرمائیں جسالی اندامی گناہیں سے دفع ہونے کیلئے اور میری ساری گناہوں سے

خبریں

پریس ۱۳ فروری - فرانس سے مورخان اعظم نکائی افریقہ کے وسطی ایشی تجزیہ کیا۔ اس امر کا اعلان آج مرکزی طور پر جرنل ڈی کالی کے دفتر کے ایک ترجمان نے کیا تھا۔ اس کا کیا اس بات کے پورے پورے اختلافات کے لئے کئے گئے کسی کو نقصان نہ پہنچے۔

حکومت فرانس کی طرف سے برہمنی کنگا کی اب ایشی ہتھیاروں پر پابندی لگانے سے متعلق گفتگو میں فرانس بھی حصہ لے گا۔

اس سے قبل آج میں سے بارہ گھنٹہ کے لئے حکومت فرانس نے ایلوڈ کے سفارت پر سے جہانوں کی پوزیشن کو شروع کر دے دیا تھا اور اس سلسلہ میں تمام برائی کینیڈا کو برائیں بھیج دی گئی تھی۔

فرانس کے ایٹم کے تجربے سے اس کی طاقت رکھنے والے ملکوں کی تعداد چار ہو گئی ہے۔ پہلے جن ملک امریکہ اور روس اور برطانیہ تھے۔

ثالثی ۱۳ فروری - مورخان اعظم میں فرانس کے ایشی تجزیہ پر افریقی امریکائی ممالک میں سخت تم و غم کے اظہار کیا گیا ہے۔

وزیر اعظم مند رستمان مشر جو امر لائی ہنرو نے اس دھماکہ کو افسوسناک قرار دیا ہے۔

تیسرا امریکائی وفد عرب گھمروہ اور گمان میں بھی فرانس کے ایشی تجزیہ کے خلاف سخت تم و غم کا اظہار کیا گیا ہے۔ تیسرا وفد امریکہ کے ریڈیو اسٹیشنوں سے احتجاجی بیانات نشر کرنے لگے ہیں۔

گھانا کے وزیر اعظم ڈگلس گومانا نے فرانس کے ایشی تجزیہ پر ایلوڈ احتجاج گھانا میں نام فرانسی

زنیوں پر پابندی لگا دی گئی ہے کہ گھانا سولہ لگنا سے باہر منتقل نہ کر سکیں۔ پابندی اس وقت تک رہے گی جب تک کہ فرانس کے ایشی تجزیہ کے ذریعہ فریبی ممالک پر اثرات کا اور آئندہ تجزیہ کے پر ڈراما کا خاتمہ نہ ہو جائے گا۔

نیا دہلی ۱۳ فروری - ہندوستان اور روس کے درمیان کلاد سمجھوتے ہو گئے۔ ایک سمجھوتے کے مطابق روس ہندوستان کو ۱۸۰ کروڑ روپے قرض دے گا۔ دوسرے سمجھوتے کا متن تقابلی میدان میں تعاون سے ہے۔ سمجھوتوں پر مشر ہنرو مشر و شریف کی موجودگی میں دستخط ہوئے۔ دونوں سمجھوتوں کے بارے میں بات چیت پہلے ہی مکمل ہو گئی تھی۔ صرف دستخط ہونے باقی رہ گئے تھے۔ تقابلی سمجھوتے کے مطابق وہ فن ملکوں کے موجودہ دوستی کو تقویت دینا اور ثقافت و اسائن تعلیم آؤٹ ڈر ٹیکنالوجی کے میدانوں میں باہمی مشابہت اور تعاون کا اعلان ہے۔

لڑھکانہ - انڈیا - پنجاب میں گندم اور آٹا کے بڑے ہونے کی خبریں

مصلح برلاسے اور تھیتوں کو مزید بڑھانے سے روکنے کے لئے مرکزی سرکار پنجاب کو در آمد شدہ گندم بھی دے رہی ہے یہ گندم دیسی گندم کے ساتھ خاکوں سے آلودہ کر ڈیوٹوں کے ذریعہ مہرام کو جیا کی جائے گی اور اس مقصد کے لئے آٹا میں ۲۲ گھنٹہ چلائی جائے گی۔ تاکہ کھلے بازار میں آٹا کی قیمتیں اچھتال پر آجائیں گی۔

نئی دہلی ۱۵ فروری - وزیر اعظم پنڈت ہنرو نے وزیر اعظم میں مشر جو - این - لائی کو سرکاری جھگڑے کا پراسس مل ڈھونڈنے کے مقصد سے راج کے دوسرے ہندوستان

میں دہلی آنے اور بات چیت کرنے کے لئے دعوت دی ہے۔ لگائوں نے واقعہ کو باہر کے مہتمم سرکار کے اس دعوے پر کھاری

سرحد کی از سر نو تجدید چونی ہے کی بنیاد چیت نہیں کی جا سکتی۔ یہ اگشت ہمارت کے تازہ ترین خط میں کیا گیا ہے۔ چوٹی ہنرو نے وزیر اعظم میں مشر جو - این - لائی کو ۱۵ فروری کو کھاری سفیر ہنرو کا ہتھیار کے

پاؤ اور اسل کیا تھا۔ ۱۵ فروری کو بھیجی گئی تازہ ترین یادداشت ۱۲ فروری کو ارسال کی گئی تھی پارلیمنٹ میں پیش کی گئی۔

یادداشت میں کی ۲۶ روپے کی یادداشت کے جواب میں ارسال کی گئی۔

۱۵ فروری - ہندوستان کے وزیر اعظم ہنرو نے ہندوستان کے پانچ روزہ وفد پر ہندوستان کے پانچ روزہ وفد کی قیادت میں ہندوستان کو روسی امداد دینے کا بڑا مقصد یہ ہے کہ روسی امداد جنہوں نے اپنی حیثیت سرخسٹ لائون

پر قائم کی ہے۔ ہمارت کی ہم معیشت کو ہم فروغ دینے میں دلچسپی رکھتے ہیں۔

مندی ممالک اس معاملہ میں روس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ ہماری امداد بے فربانہ نہ ہے۔

نیا دہلی ۱۵ فروری - ریورس وزارت کی سالانہ رپورٹ پبلسٹ ۱۹۵۷-۵۸ میں تیار کیا گیا ہے۔ کہ ۱۹۵۵ء میں ہمارے ریورس سے ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے کی باربروری کی جبکہ گزشتہ سال ان ریورس نے ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے مان ڈھویا

پروگرام اور چوہدری مبارک علی صاحب فاضل مہبلخ انچارج

انسپیکٹریٹ امداد ۱۲ تا ۳۰

مندرجہ ذیل مہتموں کے عہدہ بداری کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چوہدری مبارک علی صاحب انسپیکٹریٹ امداد جنوی ہندوستان کی وصولی کے لئے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق از ۱۲ تا ۳۰ دورہ کریں گے۔ عہدہ امداد چاہئے امداد جنوی ہند سے توجہ ہے کہ وہ حسابات کی چیکنگ اور وصولی ہندوستان کے سلسلہ میں چوہدری صاحب مرسوف سے فیور اور اتحاد فراہم کریں گے۔

ناظریت امداد قادیان

نمبر	ذریعہ امداد	ذریعہ امداد	ذریعہ امداد	ذریعہ امداد
۱	قادیان	۱۲	بھٹی	۱۵
۲	بھٹی	۲۲	بھٹی	۳۳
۳	بھٹی	۲۲	باندہ	۲۲
۴	باندہ	۲۴	نندکرگڑھ	۲۸
۵	نندکرگڑھ	۲۴	دھارواڑ	۲۴
۶	دھارواڑ	۲۴	اسہلی	۲۴
۷	اسہلی	۲۴	راچنور	۸
۸	راچنور	۲۴	دیودرگ	۱۰
۹	دیودرگ	۱۴	یادگیر	۱۲
۱۰	یادگیر	۱۵	تیمپور	۱۵
۱۱	تیمپور	۱۶	ادٹھور	۱۶
۱۲	ادٹھور	۱۹	حمید آباد	۲۰
۱۳	حمید آباد	۲۴	چنٹہ کٹھ	۲۶
۱۴	چنٹہ کٹھ	۲۹	دراس	۳۰
۱۵	دراس	۲۴	بھنگور	۲۴
۱۶	بھنگور	۲۴	شوگر	۵
۱۷	شوگر	۲۴	ساگر پور	۹
۱۸	ساگر پور	۱۲	مرکھ	۱۳
۱۹	مرکھ	۱۶	کناٹور	۱۶
۲۰	کناٹور	۱۹	کوڈالی	۱۹
۲۱	کوڈالی	۲۱	پینڈا گڑھی	۲۱
۲۲	پینڈا گڑھی	۲۳	مہنگور	۲۳
۲۳	مہنگور	۲۵	کالیکٹ	۲۴
۲۴	کالیکٹ	۲۸	کوٹا ڈنڈا گڑھ	۲۸
۲۵	کوٹا ڈنڈا گڑھ	۲۹	کوٹا ناگاپلی	۲۹
۲۶	کوٹا ناگاپلی	۳۰	حمید آباد	-

ارب ۳ کروڑ روپے۔ جو ۱۹۵۸ء میں بڑھ کر ایک ارب ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ ہو گئی۔

تمہارے ۱۹۵۷ء کے دوران میں دسویں سفر کرنے والے مسافروں کی تعداد ایک

قبر کے عذاب سے بچو! کارڈ آنے پر مفت عبد اللہ الدین کنڈر آباد دکن

ہر انسان کے لئے ایک ضروری پیغام بزبان اردو کارڈ آنے پر مفت عبد اللہ الدین کنڈر آباد دکن